ABC Certified

مسلسل اشاعت کا 51 واں سال

ماہنامہ

ضیائے حرم

اسلام آباد

مارچ 2021ء



دلائل الخیرات کا اوّلین مطبوعہ اردو ترجمہ عناصر البرکات: تعارفی مطالعہ (۱)

عابد حسین شاہ پیرزادہ
ناظم بہاء الدین زکریا لائبریری چکوال

رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام پڑھنے کے احکام، فضائل اور ان کے متون کے بیان وآگاہی پر قدیم وجدید ادوار میں سیکڑوں مستقل کتب لکھی گئیں۔ جن میں دلائل الخیرات و شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار ﷺ مقبولیت وشہرت میں سب سے بڑھ کر ہے۔ یہ امام ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن سلیمان جزولی سملالی مالکی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۸۷۰ھ/۱۴۶۵ء) کی تصنیف ہے۔ جن کا مزار مراکش شہر میں واقع ہے۔ صوفیہ کے مقبول سلسلہ شاذلیہ کی شاخ جزولیہ آپ سے منسوب ہے۔ امت مسلمہ نے ہر دَور میں دلائل الخیرات کو پڑھنے اور روایت کی اجازت کا خاص اہتمام کیا۔ اس کتاب کے اب تک دنیا بھر سے لاتعداد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ بکثرت حواشی وشروح لکھیں، اہم عالمی زبانوں میں تراجم کئے اور علماء ومشائخ نے حلقات دروس میں اس کی شرح بیان کی اور مصنف کے احوال پر مستقل کتب لکھیں۔ اس کتاب کے بارے میں اسلامی دنیا کے علماء ومشائخ کی چند آراء ملاحظہ ہوں۔

دلائل الخیرات کے بارے میں علماء ومحققین کی چند آراء

۱۔ مکہ مکرمہ کے مشہور عالم ومصنف شیخ محمد عربی بن تبانی الجزائری مالکی (وفات ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء) جو مدرسہ الفلاح کے علاوہ مسجد حرام میں حدیث ودیگر علوم کی اہم کتب کے مدرس بھی تھے۔ انہوں نے دلائل الخیرات کی مدح میں تفصیل سے لکھا اور بتایا کہ یہ کتاب گذشتہ پانچ صدیوں سے زائد عرصہ سے مشرق ومغرب میں مقبول ہے اور درود وسلام پر لکھی گئی کتب میں خاص مقام وممتاز حیثیت کی حامل ہے۔ (۱)

۲۔ مصر کے شیخ احمد بن عبدالمنعم بن عبدالسلام حلوانی (وفات ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء) جو شافعی عالم اور صوفیہ کے سلسلہ خلوتیہ کے مرشد نیز بیس سے زائد کتابوں کے مصنف ہیں، ان کے بقول اولیاء اللہ نے درود وسلام کے موضوع پر بکثرت کتب لکھیں جن کی غرض وغایت عبادت اور برکت کا حصول نیز رسول اللہ ﷺ کا مزید قرب حاصل کرنا ہے۔ جن اولیاء کرام نے درود جمع ومرتب کئے ہیں ان میں ابوعبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی کی کتاب دلائل الخیرات اہم ہے۔ جسے قبول عام اور برکت سے نوازا گیا۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ اسے پڑھنے والے کو سیدھے راستہ پر چلنے کی ہدایت وتوفیق نصیب ہوئی، اس کا ظاہر وباطن روشن ہوا اور اس کی ذات میں ولایت کے آثار نمایاں ہوئے۔ یہ امور اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے ہاں دلائل الخیرات کے مندرجات کی قبولیت کی علامات ہیں۔ چنانچہ یہ کتاب صوفیہ کے تمام سلاسل کے اوراد ووظائف میں شامل ہے۔ (۲)

۳۔ قازقستان کے پروفیسر شیخ سید مبشر طرازی (وفات ۱۳۹۷ھ/۱۹۷۷ء) مدفون قاہرہ، جو عالم وصوفی، محقق اور عربی وفارسی نیز ترکی زبانوں میں متعدد کتب کے مصنف تھے، انہوں نے امام جزولی کے مختصر حالات بیان کیے ہیں اور کتاب دلائل الخیرات کا سبب تالیف اور تعارف پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ گذشتہ تقریباً چھ صدیوں سے یہ کتاب اسلامی دنیا کے صوفیہ کے اوراد میں شامل ہے۔ ترکستان (اب قازقستان) نیز بخارا میں بھی صوفیہ کے مختلف سلاسل بالخصوص نقشبندیہ میں اس درجہ رائج ومقبول ہے کہ شاید پوری اسلامی دنیا میں اس کی نظیر نہیں ملے۔ خود میرے والد اور استاذ ومرشد سماحۃ الشیخ السید محمد خان غازی رحمۃ اللہ علیہ سے بکثرت لوگوں نے اسے پڑھا ہے اور اس غرض سے دور دراز علاقوں سے حاضر ہوا کرتے۔ علاوہ ازیں اس کے متعدد قلمی نسخے دیکھنے میں آئے جو خطاطی کے مختلف نمونوں سے آراستہ اور دیدہ زیب تھے۔

شیخ مبشر طرازی نے مصنف کا نام ان القاب کے ساتھ لکھا ہے۔ الامام العالم العامل العارف الکامل الراحل، قطب زمانہ، ولی عصرہ واوانہ، الشیخ ابو عبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ علیہ ونفعنا بہ۔ (۳)

۴۔ ملک شام کے علاقہ رقہ کے شیخ سید مخلف بن یحییٰ بن علی حذیفی قادری (پیدائش ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۶ء) جو عالم وقادری مرشد نیز مصنف ہیں اور دلائل الخیرات پر بڑی محنت ولگن سے تحقیق انجام دی جو اُن کی ویب سائٹ پر دستیاب ہے۔ آپ نے ایک گفتگو میں بتایا کہ میرے مرشد شیخ سید عبید اللہ قادری (پیدائش ۱۳۶۳ھ/۱۹۴۴ء) نے فرمایا، اگر کوئی شخص پینتالیس یا بہتر دن کے چلّہ میں اصول وطریقہ کے مطابق دلائل الخیرات پڑھے گا تو جب خلوت سے باہر آئے گا تو ولایت کے درجہ میں قدم ہوگا اور اگر پڑھنے کا پابند رہا تو اسے خواب میں اور پھر بیداری کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔ (۴)

۵۔ مکہ مکرمہ کے محلّہ رَصَیفہ میں ایک مسجد کے سابق خطیب شیخ سید اسامہ بن سعید المنسی جو مالکی عالم اور مصنف ومدرس ہیں اور انہوں عارف باللہ شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی (وفات ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۲ء) کی شرح الدلالات الواضحات علی دلائل الخیرات پر تحقیق انجام دی ہے جو تاحال شائع نہیں ہوئی۔ آپ مارچ ۲۰۱۷ء میں قاہرہ تشریف لے گئے تو مسجد ڈاکٹر حسن عباس زکی میں روزانہ دلائل الخیرات کی حزب اجتماعی طور پر پڑھ کر ختم کرنے اور اجازت کا اہتمام کیا گیا۔ اس مجلس میں روزانہ قاہرہ کے مختلف علماء ومشائخ مہمان خصوصی وصدر مجلس کے طور پر شریک ہوتے۔ افتتاحی کلمات کے بعد شیخ اسامہ اس کتاب کے فضائل وتعارف پر مختصر گفتگو کرتے اور پھر اُن کی سرپرستی میں سب حاضرین علماء ومشائخ، طلبہ وعوام مل کر اس روز کی حزب پڑھتے۔ اختتامی مجلس میں ڈاکٹر شیخ سید جمال فاروق الدقاق (پیدائش ۱۳۷۹ھ/۱۹۶۰ء) صدر جلسہ تھے۔ جو جامعہ ازہر کے دعوت اسلامیہ کالج کے پرنسپل تھے اور قبل ازیں دبئی کے اسلامیہ کالج میں پروفیسر رہے۔ ڈاکٹر جمال فاروق نے اختتامی خطبہ میں بتایا کہ عثمانی سلاطین کے آخری دور میں سلطان عبدالحمید (وفات ۱۳۳۶ھ/۱۹۱۸ء) نے دلائل الخیرات اپنے مصارف پر ہزاروں کی تعداد میں طبع کرا کے تقسیم کی۔ (۶)

۶۔ قاہرہ کے ڈاکٹر شیخ سید یسری جبر (پیدائش ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۴ء) نے طب جدید کے شعبہ میں سرجن کی ڈگری لی۔ پھر

قرآن مجید حفظ کیا اور جامعہ ازہر سے شرعی علوم کی تکمیل کی اب مربی و مرشد ہوئے اور جامعہ ازہر کی مسجد نیز شہر کی دیگر اہم مساجد میں حدیث، سیرت و تصوف کی اہم کتب کا درس دینے لگے۔ اسی سلسلہ میں محلہ المقطم میں واقع مسجد الاشراف میں دلائل الخیرات کی شرح و درس کا آغاز کیا۔ ایک گھنٹہ پر مشتمل پہلا درس بروز جمعہ ۸ فروری ۲۰۱۹ء کو ہوا۔ (۶)

پنجاب یونیورسٹی لاہور کے شائع کردہ ''اردو دائرہ معارف اسلامیہ'' کے مقالہ نگار کے بقول ''مراکش میں'' اصحاب الدلیل نام سے ایک قسم کی مذہبی جماعت وجود میں آئی، جس کا بنیادی مشغلہ مشہور مجموعہ ادعیہ دلائل الخیرات کو باآواز بلند پڑھنا تھا۔ یہ لوگ اس کتاب کو حرز جان (تعویذ) کی طرح اٹھائے پھرتے ہیں اور اسے ایک زرکار چرمی جزدان میں لپیٹ کر یا نقرئی ڈبیا (تہلیل) میں بند کر کے کندھے پر لٹکا لیتے ہے۔ (۷)

۷۔ اسلامیان پاک و ہند میں بھی دلائل الخیرات مقبول ترین کتب میں سے ہے۔ سابق ڈپٹی کمشنر ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی کے بقول درود شریف کے اہم ترین موضوع پر بے شمار کتابیں تحریر کی گئی ہیں مگر جو شہرت ابو عبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق کتاب دلائل الخیرات کو ملی، وہ شہرت کسی اور کتاب کو آج تک نہیں ملی۔ (۸)

چنانچہ اس خطہ سے عربی متن بارہا شائع ہوا۔ نیز دیگر زبانوں میں تراجم ہوئے اور حواشی و شروح لکھی گئیں۔ نیز امام جزولی کے احوال اور کتاب کی افادیت و مقبولیت پر بھی بہت لکھا گیا۔

پاک و ہند کی زبانوں میں تراجم

مولانا حاجی امداد اللہ چشتی مہاجر مکی (وفات ۱۳۱۷ھ/۱۸۹۹ء) کے مریدین کی سعی سے دلائل الخیرات کا عربی متن ۱۳۰۶ھ/۱۸۸۸ء میں مطبع انصاری دہلی میں ۹۶ صفحات پر چھپا۔ جس کے آغاز میں حاجی امداد اللہ کی امام جزولی سے متصل سند روایت بھی دی گئی۔

مولانا محمد فاضل بن محمد عارف سیف الدین دہلوی نے عربی زبان میں ہی شرح لکھی (۸) جو محفوظ نہیں رہی۔ مولانا محمد فاضل دہلوی نے ہی فارسی شرح لکھی جو مزرع الحسنات نام سے بارہا شائع ہوئی جیسا کہ ۱۲۸۹ھ/۱۸۷۲ء میں مطبع نول کشور لکھنؤ میں ۲۸۰ صفحات پر چھپی۔ اس کے تعارف پر گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج چکوال کے ڈاکٹر ارشد محمود (پیدائش ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء) کا مضمون دلائل الخیرات کی ایک نایاب فارسی شرح مزرع الحسنات زیر طبع ہے۔

۳۔ مولانا پیر سید محمد نیک عالم کاظمی مجددی (وفات ۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء) مزار بمقام میرپور آزاد کشمیر نے ۱۳۱۳ھ میں دلائل الخیرات کا پنجابی نظم میں ترجمہ مکمل کیا جو مفتی محمد علیم الدین مجددی (وفات ۱۴۴۰ھ/۲۰۱۹ء) کی تحقیق و تقدیم اور مولانا محمد ظہیر الدین بھٹی کی تسہیل الفاظ کے بعد وسائل النجات نام سے ۱۴۳۷ھ/۲۰۱۶ء میں خانقاہ سلطانیہ مجددیہ جہلم سے ۳۲۲ صفحات پر شائع ہوا۔

۴۔ علامہ آغا عبدالوحید جان فاروقی سرہندی نے ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء میں سندھی زبان میں ترجمہ مکمل کیا جو جامعہ مجددیہ دار الارشاد ٹنڈو سائیں داد نزد ٹنڈو محمد خان ضلع حیدرآباد سندھ سے ۱۴۳۸ھ/۲۰۱۶ء میں بیان البرکات فی ترجمۃ دلائل الخیرات نام سے ۳۳۶ صفحات پر طبع کرا کے تقسیم کیا گیا۔

۵۔ شیخ المشائخ مولانا پیر رحمت کریم سجادہ نشین ڈاگ اسماعیل خان ضلع نوشہرہ نے پشتو ترجمہ کیا جو حزب الاعظم کے ساتھ بڑی تقطیع کے ۶۵۵ صفحات پر ۱۴۱۵ھ/۲۰۱۴ء میں برائیٹ پرنٹرز اندرون کابلی گیٹ قصہ خوانی بازار پشاور سے طبع کرا کے تقسیم کیا گیا۔

۶۔ مولانا محمد عبدالرحمٰن بن قادر میراں نے تامل زبان میں ترجمہ کیا نیز حواشی لکھے اور یہ وسائل المرضات، نوائل البرکات نام سے ۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء میں مدراس سے ۴۱۶ صفحات پر شائع ہوا۔(۱۰)

۷۔ مولانا حافظ محمد الیاس بن اقبال رضوی (پیدائش ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء) جو مولانا مفتی محمد اختر رضا خان ازہری بریلوی کے مرید اور دار العلوم فیضان اولیاء و جامعۃ المؤمنات بمقام تحصیل جمبوسر ضلع بھروچ صوبہ گجرات میں امام و مدرس ہیں۔ انہوں نے دلائل الخیرات کا گجراتی میں ترجمہ ۱۴۴۰ھ/۲۰۱۹ء میں مکمل کیا اور یہ اسی برس دار العلوم فیضان اولیاء جمبوسر کی طرف سے ایک ہزار کی تعداد میں ۲۱۷ صفحات پر شائع کیا گیا۔ اس گجراتی ترجمہ میں دو اردو تراجم کو بنیاد بنایا گیا اور پہلی نیز دوسری نصف حزب ضیاء الامت حضرت جسٹس پیر محمد کرم شاہ ازہری علیہ الرحمہ جب کہ بقیہ احزاب مولانا فیض احمد اویسی کے اردو ترجمہ سے ماخوذ ہیں۔ مولانا عمران داؤد پٹیل (پیدائش ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء) سکنہ جھنگار ضلع بھروچ، امام مدینہ مسجد دار الحکومت لوساکا زامبیا افریقہ نے اس ترجمہ کی تصحیح انجام دی اور دار العلوم کے ناظم مولانا اختر حسین بن غلام محمد اشرفی (پیدائش ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء) نے نظر ثانی کی نیز تقریظ لکھی۔ قبل ازیں دلائل الخیرات کا ایک اور گجراتی ترجمہ شائع ہوا جس کے بارے میں کہا گیا کہ اغلاط سے خالی نہیں اور ترتیب میں بھی نقص ہے۔(۱۲)

۸۔ ایک مستشرق نے دلائل الخیرات کا انگریزی میں پہلا ترجمہ کیا جو ۱۹۰۷ء میں آکسفورڈ پریس سے چھپا تھا۔ اب لاہور کے ایڈووکیٹ نذیر نقشبندی نے ۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء میں اس پر تحقیق انجام دی اور تصحیح و تسہیل ترجمہ کے علاوہ مقدمہ لکھا اور جدید کتابت سے مزین پاک کمپنی اردو بازار لاہور نے ۲۰۱۰ء میں متن کے ساتھ ۳۳۶ صفحات پر دو ہزار کی تعداد میں شائع کیا۔

۷۔ دلائل الخیرات کے متن کے مقامی زبانوں میں تراجم پر ہی بس نہیں بلکہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری (وفات ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء) نے اس کی عربی زبان میں متعدد شروح میں سے مقبول ترین شرح مطالع المسرات از علامہ محمد بن مہدی فاسی مالکی (وفات ۱۱۰۹ھ/۱۶۹۸ء) کا بھی اردو ترجمہ کیا جو نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور نے پہلی بار ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء میں ۸۰۷ صفحات پر شائع کیا۔ قبل ازیں مطالع المسرات کا عربی متن مکتبہ نوریہ رضویہ لائل پور نے ۴۴۰ صفحات پر شائع کیا تھا۔

دلائل الخیرات کا پہلا اردو ترجمہ

اس عظیم کتاب کا پہلا اردو ترجمہ کب اور کس نے کیا؟ یہ بات ہمارے علم میں نہیں اور ہماری اس تحریر کی بنیاد و موضوع ''اولین مطبوعہ اردو ترجمہ'' ہے اور ممکن ہے یہی پہلا اردو ترجمہ بھی ہو۔ الغرض عربی زبان میں دنیا بھر سے شائع ہونے والی کتب کی فہرست ڈاکٹر ایڈورڈ فنڈیک (وفات ۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ء) نے اکتفا القنوع بما هو مطبوع نام سے تالیف و مرتب کی جو نقیب الاشراف مصر شیخ محمد علی ببلاوی (وفات ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء) کی تصحیح و اضافات کے ساتھ چھپی۔ بعد ازاں یوسف بن

الیان سرکیس (وفات ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء) نے اس کام کو آگے بڑھایا اوران کی تالیف کردہ دو فہارس معجم المطبوعات العربیة والمعربة پھر جامع التصانیف الحدیثة شائع ہوئیں اوران تینوں فہارس میں دلائل الخیرات کی کسی ہندوستانی اشاعت کا ذکر نہیں۔

اردو زبان میں لکھی اور ترجمہ کی گئی قدیم وجدید، مطبوعہ وغیر مطبوعہ کتب کی فہرست مفتی انتظام اللہ شہابی اکبر آبادی (وفات ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء) وغیرہ نے اردو میں مرتب کی جو" قاموس الکتب اردو" نام سے تین جلدوں میں شائع ہوئی۔اس میں دلائل الخیرات کی متعدد اشاعتوں کا ذکر ہے۔(۱۳) جن میں سے بعض کے مترجم کا نام اور اشاعت کا سال مذکور نہیں۔جن کے سنین اشاعت درج ہیں ان میں قدیم ترین ۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء کی مطبوع ہے جو مولوی عبدالاحد خان بہادر، مالک مطبع مجتبائی دہلی نے ترجمہ کرا کر چھاپی۔(۱۳)

خطہ پاک وہند میں مطبع کی آمد سے ۱۹۸۰ء تک شائع ہونے والی عربی کتب کی فہرست ڈاکٹر احمد خان (پیدائش ۱۳۵۳ھ/۱۹۳۵ء) نے عربی میں ہی مرتب کی جو معجم المطبوعات العربیة فی شبه القارة الهندية الباكستانية نام سے چھپی۔اس میں مذکور قدیم ترین اشاعت مولانا حفاظت حسین کے اردو کے علاوہ فارسی ترجمہ کے ساتھ ۱۳۰۳ھ/۱۸۸۶ء میں کان پور سے چھپی۔(۱۴)

اردو زبان میں متن کے لاتعداد تراجم شائع ہوئے۔جن میں سے بعض کے تعارف پر کراچی یونیورسٹی کے استاد ڈاکٹر شاکر حسین خان کا مضمون دلائل الخیرات کے منتخب اردو تراجم کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ شائع ہوا۔(۱۵) اور بکثرت ایڈیشن ایسے بھی سامنے آئے جن پر مترجم کا نام مذکور نہیں۔جب کہ پندرہ مترجمین کے نام یہ ہیں: مولانا محمد ناصر علی غیاث پوری، مولانا حفاظت حسین، ابوالحسن نقشبندی گنج مرادآبادی، مولانا غلام حیدر، نواب صدرالدین خان برودوی، قاضی نور محمد ہریاپوری، حافظ محمد عبدالحق، علامہ عاشق الٰہی میرٹھی، حضرت ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری، مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری، مولانا محمد فیض احمد اویسی، مفتی محمد اطہر نعیمی، علامہ سید طاہر حسین شاہ بخاری، علامہ محمد جاوید عالم، مولانا غلام رسول قاسمی۔

اولین مطبوعہ اردو ترجمہ: عناصر البرکات

الحسن ریفرنس لائبریری، خانقاہ قادریہ گیلانیہ محلہ یکہ توت پشاور میں دلائل الخیرات کا ترجمہ"عناصر البرکات" محفوظ ہے۔جس کا عکس اس کے لائبریرین سید تقی الحسن ترمذی (پیدائش ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء) کے تعاون وکرم سے حاصل ہوا۔ جو ہماری معلومات وتحقیق کے مطابق اولین مطبوعہ ترجمہ ہے۔آئندہ صفحات پر اس کا تعارف اور پھر دلائل الخیرات کے بعض تراجم پر اس کے اثرات کی چند مثالیں پیش ہیں۔

نام کتاب: عناصر البرکات ترجمہ دلائل الخیرات، مترجم مولانا حکیم محمد ناصر علی غیاث پوری، اشاعت ۱۲۹۱ھ/۱۸۷۴ء مطبع نظامی کان پور، باہتمام محمد عبدالرحمٰن بن حاجی محمد روشن خان، صفحات ۴۲۶، تکمیل ترجمہ ۱۲۸۹ھ۔ناشر نے اس اشاعت کو مفید تر بنانے کے لیئے مزرع الحسنات سے دلائل الخیرات کے متن کا فارسی ترجمہ بھی شامل اشاعت کیا ہے اور جیسا کہ گزر چکا ڈاکٹر احمد خان کے ہاں عناصر البرکات کی طباعت کا ذکر نہیں۔

ترجمہ وحاشیہ کے محرکات

مولانا حکیم محمد ناصر علی غیاث پوری کی اس سے قبل درود وسلام پر دو کتب شائع ہو چکی تھیں اور اب دلائل الخیرات کے ترجمہ وتحشیہ کا خیال ذہن میں گھوم رہا تھا۔ اس کیفیت میں ان کے استاذ مولانا سید علی اعظم پھلواروی نے بھی یہ کارِ خیر انجام دینے کا حکم دیا۔ مترجم نے مقدمہ میں اس کا ذکر کیا جس کا خلاصہ یہ ہے:

> عرصہ دراز کے بعد تالیف منا صر الحسنات اور صلوات ناصری یہ دونوں کتابیں چھپی ہیں اور مقبول طبائع انام ہیں۔ دل میں دلائل الخیرات کے ترجمہ اردو بین السطور اور تحشی کا از بس شوق تھا، جی میں نہایت اس کا ذوق تھا۔ مگر بباعث موانع اور عوائق اور ہجوم افکار اور وفور علائق کے ساکت رہتا تھا، شوق طبع کا صدمہ سہتا تھا۔ ایک روز اسی فکر میں منہمک قلزم خیال تھا، غواص بحر ملال تھا کہ جناب استاذ نا وشفیعنا ومقتدانا مولانا سید علی اعظم صاحب پھلواروی نے اوس آتش افسردہ کا نونِ دل کو بھڑکایا۔ یعنی یہ حکم اس بندہ ناچیز سے فرمایا کہ مناصر الحسنات کو تو تو نے خوب بطرز جدید تالیف کیا، اجر اس کا جو لینا تھا سو لیا، اب دلائل الخیرات کو بھی اسی طرح مترجم اور محشیٰ کر ڈالو تا کہ ہر شخص کو مفید ہو، مستفیض ہر قریب و بعید ہو۔ تجھے بھی ثواب ہوگا، مستفید ہر شیخ وشاب ہوگا۔ دل میں تو عرصے سے شوق تھا ہی، مدت سے ذوق تھا ہی، عرض کی کہ ملازمان اقدس و اعلیٰ کا فرمانا بجا ہے، بہر حال زیبا ہے، غلام ناچیز بھی مدت سے اس کا شائق ہے مگر ہجوم افکار اور قلت فرصت عائق ہے، توزع خاطر اور تشتت بال کے ساتھ یہ امر محال ہے، محض وہم ہے خیال ہے۔ ہاں اگر حضور کی طرف سے امداد غیبی ہو، توفیق ازلی رفیق ہو، فضل لاریبی ہو۔ ارشاد ہوا، ہاں بسم اللہ کرو، خدا یار ہے تو بیڑا پار ہے۔
>
> (ص۳ تا ۴)

مولانا غیاث پوری نے اب دلائل الخیرات پر کام شروع کیا اور نہ صرف ترجمہ بلکہ انتہائی مفید، مختصر و جامع اور مدلل حواشی سے مزین کیا۔ مولانا کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

> عرصہ قلیل میں اس کے ترجمے اور تحشیٰ سے فراغت پائی۔ بامداد غیبی مراد بر آئی۔ حاشیے پر قریب ایک سو چالیس کتابوں کے چڑھائیں۔ کچھ اپنے پاس تھیں کچھ دور دور سے منگائیں۔ (ص۴)

حاشیہ کے مآخذ ومصادر

حواشی لکھنے میں جن کتب سے مدد لی، ان کے ناموں کی فہرست نہیں دی گئی چنانچہ راقم السطور نے عناصر البرکات کے مطالعہ کے دوران ان کتب کے نام جمع کئے جو یہاں پیش ہیں۔ جن کی کثرت وتنوع دیکھ کر قارئین کو مولانا ناصر غیاث پوری کی اس موضوع سے لگن اور محنت کا کسی قدر اندازہ ہوگا۔ عناصر البرکات کے یہ مصادر ومراجع عربی وفارسی میں ہیں۔ یہاں ہر کتاب کے نام کے آگے عناصر البرکات کا ایک صفحہ نمبر بطور مثال درج کیا جارہا ہے، جہاں اس مصدر سے اخذ واستفادہ کیا گیا۔

در مختار، طحطاوی، جامع الرموز، قسطلانی شرح بخاری، بیضاوی شریف، مزرع الحسنات، تفسیر بحر مواج، مطالع المسرات (ص۱۴)، مجالس الابرار، حیاۃ الحیوان (ص۱۸)، روح البیان (ص۱۹)، قوت القلوب (ص۲۱)، شرح حصن حصین (ص۲۲)، سیرت محمدیہ (ص۲۳)، فتوحات مکیہ، نسیم الریاض (ص۲۴) حصن حصین (ص۲۵)، نوادر الاصول (ص۲۷)، الاصابہ، تفسیر

زاہدی (ص ۲۹)، البدور السافرۃ (ص ۳۲)، مدارج النبوۃ، درۃ التاج، الشفاء (ص ۳۷)، سرالاسرار (ص ۴۲)، صحیح مسلم (ص ۴۴)، خلاصۃ السلوک، کشاف اصطلاحات الفنون (ص ۵۲)، خیر جاری شرح صحیح بخاری (ص ۵۳)، القول البدیع (ص ۵۴) تہذیب الاسماء (ص ۵۵)، عین الاجوبۃ، مجمع السلوک (ص ۵۷)، تفسیر معالم التنزیل، کشف الاسرار (ص ۵۸)، بحر الحقائق (ص ۶۰)، تفسیر کاشفی (ص ۶۲)، شرح طریقہ محمدیہ، شرح تعرف، ربیع الابرار (ص ۶۶) تفسیر مدارک التنزیل (ص ۶۷)، تاریخ الخلفاء، نورالایمان (ص ۷۰)، الدار الثمینۃ نفحات الانس (ص ۷۲)، بخاری شریف، ترمذی (ص ۷۳)، حاشیہ شامی (ص ۷۸)، قنیۃ المنیۃ لتتمیم الغنیۃ (ص ۷۹)، شفاء الاسقام، الاذکار (ص ۸۱)، جامع کبیر (ص ۸۲)، جذب القلوب، شرح مسلم النووی، سبع سنابل (ص ۸۳)، عین المعانی (ص ۸۴)، فتوحات الٰہیۃ حاشیہ جلالین (ص ۸۹)، قشیریہ، شرح السنۃ (ص ۹۰)، غنیۃ الطالبین، فتاویٰ برہنہ، مفتاح الصلوٰۃ (ص ۹۲)، انموذج اللبیب (ص ۹۵)، بستان العارفین، شرح عقائد نسفی (ص ۹۹)، مشکوٰۃ المصابیح، مظاہر حق (ص ۱۰۰)، تحفۃ الصلوٰۃ (ص ۱۰۱)، نفحات الازھار (ص ۱۰۲)، الدر النثیر (ص ۱۰۴)، عوارف المعارف (ص ۱۰۶)، معراج القلیوبی (ص ۱۱۰)، موطا امام مالک (ص ۱۱۴)، نفحۃ الیمن (ص ۱۱۶)، عقول عشرہ، کلمۃ الحق، منبہات (ص ۱۲۰)، تحفۃ المقاصد (ص ۱۲۱)، ترغیب اھل السعادات (ص ۱۲۵)، حل المعاقد، تفسیر احمدی، زرقانی، تفسیر کبیر (ص ۱۲۷)، غنیۃ المستملی (ص ۱۲۸)، فتح الباری شرح صحیح البخاری، ضوء المعانی (ص ۱۳۱)، تفسیر مظہری (ص ۱۳۷)، معارج النبوۃ (ص ۱۵۳)، زھرۃ الریاض (ص ۱۵۴)، الکلام المبین، الفیہ (ص ۱۵۵)، مناسک القاری (ص ۱۶۱)، روضۃ الاحباب (ص ۱۶۶)، مشارق الانوار (ص ۱۷۸)، رسالہ نکاح ثانی (ص ۱۸۱)، شریفیہ، (ص ۱۸۳)، مفتاح الخیرات (ص ۲۲۶)، الدر المنظیم فی المولد النبی الکریم (ص ۲۲۷)، مکتوبات صدی (ص ۲۴۸)، اشعۃ اللمعات (ص ۲۸۴)، فتاوی ظھیری (ص ۳۰۶)، مرقات (ص ۳۰۹)، الاشباہ والنظائر (ص ۳۱۶)، کنز العاشقین (ص ۳۲۷)، تفسیر فتح العزیز، شفاء العلیل (ص ۳۲۸)، الاتقان (ص ۳۳۰)، نخشبی (ص ۳۴۰)، مطلع العلوم (ص ۳۴۴)، کنز العرفان (ص ۳۵۱)، فردوس الحکمہ (ص ۳۵۷)، احمد (ص ۳۶۰)، طبرانی (ص ۳۶۱)، حرز الامان، بحر الرائق (ص ۳۶۵)، حسن العقیدہ (ص ۳۷۰)، قاموس (ص ۳۹۳)، حجۃ اللہ البالغۃ (ص ۴۰۸)، غیاث اللغات (ص ۴۰۹)۔

بعض حواشی کے آخر میں متعلقہ کتاب کے بجائے شخصیت کا نام بطور حوالہ درج کیا جیسا کہ مولانا حافظ محمد عبدالحیٔ لکھنوی مدظلہ [۱۶] مولانا حافظ الحاج محمد عبدالحلیم قدس سرہ [۱۷] مولانا سید علی اعظم پھلواروی [۱۸] ان میں آخر الذکر دونوں شخصیات محشی مولانا ناصر غیاث پوری کے اساتذہ میں سے ہیں لیکن یہ واضح نہیں کہ ان حواشی کا مواد ان شخصیات کی تصانیف سے ماخوذ ہے یا ان کے اقوال پر مبنی ہے۔

مولانا ناصر علی غیاث پوری نے دلائل الخیرات کے اس ترجمہ پر حواشی لکھنے میں اپنی چھ دیگر تصنیفات سے بھی اخذ کیا جن کے نام و متعلقہ مقام یہ ہیں۔ صلوات ناصری،[۱۹] مناصر الحسنات،[۲۰] ناصر الابرار فی مناقب اہل بیت الاطہار،[۲۱] ناصر اللبیب فی اسما الحبیب ﷺ،[۲۲] ناصر المحسنین فی اخلاق سید المرسلین ﷺ،[۲۳] انوار ناصری[۲۴] علاوہ ازیں بیس کے قریب حواشی مولانا ناصر کے فرزند مولانا حکیم محمد یٰسین آروی کے قلم بند کردہ ہیں۔[۲۵]

ایک حاشیہ شیخ الدلائل مدینہ منورہ شیخ علی بن یوسف حریری کی بیاض سے اخذ کیا گیا ہے[۲۶] اور آغاز میں ان کے شاگرد شیخ حسین کے حوالہ سے دعا درج ہے، عبارت یہ ہے: اور قدوۃ الابرار زبدۃ الاخیار حاجی شیخ واعظ الدین حسین شاگرد رشید علی بن یوسف مدنی شیخ الدلائل نے طریقہ دلائل پڑھنے کا اس طرح پر افادہ کیا ہے کہ قبل خطبے کے یہ دعا پڑھے۔[۲۷] آگے گیارہ

سطور میں دعا درج ہے۔

فہرست کتاب

عناصر البرکات کی پیش نظر اشاعت میں ابواب وعنوانات کی فہرست نہیں دی گئی، لہذا راقم السطور کی مرتب کردہ یہاں درج کی جاتی ہے:

حواشی کے کچھ نمونے

جیسا کہ عرض کیا گیا مولانا حکیم محمد ناصر علی غیاث پوری نے عناصر البرکات میں گراں قدر حواشی لکھے۔ یہاں قارئین کی دلچسپی واستفادہ کے لیئے حواشی کی کچھ عبارات پیش ہیں:

دلائل الخیرات کے معنیٰ: دلائل جمع دلیل کے ہے بمعنیٰ راہ نما کے، اور لفظ خیرات شامل ہے دنیا اور آخرت کو۔ (ص ۱۷)

دلائل الخیرات کے نسخہ سہلیہ سے مراد: نسخہ سہلیہ وہ نسخہ ہے کہ خود مؤلف دلائل نے اس کی تصحیح کی اور اس کی پشت اور حواشی پر اپنے دست خاص سے لکھا اور وہ نسخہ لکھا گیا تھا آٹھ برس پہلے مرنے سے مؤلف کے۔ (ص ۱۶)

درود سلام میں لفظ سیدنا کا اضافہ: افضل لانا ہے لفظ سیدنا کا جیسا کہ ابن ظہیرہ نے اور اسی طرح فتویٰ دیا صاحب درمختار نے۔ (ص ۱۰۲ نیز ۱۵، ۵۵، ۹۰، ۹۳)

میلاد مصطفیٰ ﷺ: اور بھی بزرگی جمعے کے دن اور رات کی اس لیے ہے کہ نور متبرک آپ کا اسی رات کو حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو حوالہ ہوا تھا۔ پس جمعے کے دن رات کو ایک نسبت آپ کے مولد شریف سے ہوئی۔ پس سزاوار ہوا کہ یہ روز عید ہووے اور اس میں درود بہت نثار کیا جائے۔ (ص ۲۲)

اور رحمت سے آپ کی ہے کہ ابولہب نے آزاد کر دیا تھا ثویبہ اپنی لونڈی کو باعث بشارت دینے ابولہب کو ساتھ ولادت جناب رسول ﷺ کے۔ اور دیکھا گیا ابولہب خواب میں، کہتا تھا کہ میرے عذاب میں تخفیف ہوگئی بہ

سبب آزاد کردینے ہمارے ثویبہ کو، جب اس نے خوش خبری دی تھی مجھے ساتھ ولادت آپ کے۔

(ص ۵۹ نیز ۷۶، ۱۳۹، ۱۹۱)

اتفاق کیا ہے اہل علم نے اوپر فضیلت شہر رمضان کے، اس واسطے کہ اس میں کلام اللہ اترا ہے۔ پھر اس کے بعد شہر ربیع الاول ہے، اس واسطے کہ وہ مولد ہے حبیب الرحمٰن کا۔ مگر افضل ہے سب راتوں میں پس کہا گیا شب قدر ہے واسطے نزول قرآن کے اس میں اور کہا گیا شب مولد محمدی ﷺ ہے، اس واسطے کہ اگر آپ نہ ہوتے تو قرآن مجید نازل نہ ہوتا اور نہ متعین ہوتی شب قدر۔ پس لازم ہے اوپر امت کے تعظیم ماہ مولد اور شب مولد کے آپ کی، تا آپ کی شفاعت سے بہرہ یاب ہوں اور آپ کے جوار میں پہنچیں۔ (ص ۲۲۷)

اول الخلق: عرش اول المخلوقات ہے، بعد نور محمدی ﷺ'' (ص ۳۱، نیز ۱۲۴) نبوت آپ کی منحصر چالیسویں برس کے بعد پر نہ تھی، جیسا کہا ہے ایک جماعت نے۔ بلکہ اشارہ ہے اس میں کہ آپ روز ولادت سے صفت نبوت کے ساتھ متصف ہیں۔ بلکہ حدیث کُنتُ نَبِیاً وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ میں نبی تھا حال آنکہ آدم درمیان روح اور بدن کے تھے، دلالت کرتی ہے اس پر کہ آپ متصف تھے ساتھ وصف نبوت کے عالم ارواح ہی میں۔ (ص ۲۷۵)

نور محمدی ﷺ: نور آپ کا ظاہر ہوا بلا واسطہ اس نور سے جو اصل سب نوروں کا ہے اور وہ ذات حق تعالیٰ کی ہے۔ بایں معنیٰ کہ ظاہر ہے بذات خود اور ظاہر کرنے والا اشیا کا ہے عدم سے طرف وجود کے، اور اس معنی کر کے اطلاق نور کا حق تعالیٰ پر قرآن اور حدیث شریف میں آیا ہے۔ اور حضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ پہلے جو اللہ تعالیٰ نے چیز پیدا کی وہ نور میرا تھا اور میرے نور سے سب چیزوں کو پیدا کیا۔ (ص ۱۲۳ نیز ۱۷۲، ۲۲۷، ۲۸۳، ۲۸۶، ۳۲۲، ۳۹۲)

مختون ولادت: اور پیدا ہوئے تھے حضرت ﷺ ختنہ کئے ہوئے ناف بریدہ۔ کہا ابن کلبی نے کہ معلوم ہوا ہے مجھے کہ آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تھے ختنہ کئے ہوئے۔ اور بارہ نبی بعد ان کے ختنہ کئے ہوئے پیدا ہوئے ہیں۔ آخر ان کے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں اور شیث اور ادریس اور نوح اور سام اور لوط اور یوسف اور موسیٰ اور سلیمان اور شعیب اور یحیٰ اور ہود صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیھم اجمعین۔ (ص ۲۹۱، نیز ۲۵۴، ۲۹۱)

چاند سے کھیلے گھوارے میں: گھوارہ جو حضرت ﷺ کے لڑکپن میں سونے کا تھا، اسے فرشتے ہلاتے تھے اور ایسا کسی نبی کے واسطے منقول نہیں ہوا۔ چاند آپ سے باتیں کرتا تھا اور آپ اپنے گھوارے میں تھے، اور جھک پڑتا تھا آپ اس کی طرف انگلی سے اشارہ فرماتے تھے۔ (ص ۳۵۸)

عقیدہ ختم نبوت: پس آپ خاتم اور طابع ہوئے، بعد آپ کے اور ساتھ آپ کے کوئی نبی نہیں۔ آپ سب انبیاء کے پیچھے آئے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ تا ہووے ختم رسالت ساتھ رحمت کے۔ اور تا کہ نہ طول ہووے ٹھہرنا آپ کی امت کا قبر میں، واسطے اکرام اور تعظیم آپ کے۔ اور تا کہ نہ منسوخ ہووے شریعت آپ کی، بلکہ آپ کی شریعت ناسخ سب ملتوں کے ہے۔ اور عیسیٰ علیہ السلام اتر کے آپ ہی شریعت پر عمل کریں گے۔ (ص ۵۷ نیز ۸۵، ۹۰، ۹۶، ۲۲۲، ۲۸۳)

سایہ: ذات پاک آپ کی سراپا نور تھی، اس واسطے آپ کے سایہ نہ تھا۔ (ص ۵۸، نیز ۱۴۱، ۱۸۳، ۳۸۳)

معجزہ معراج: حق یہ کہ آپ روح اور بدن پاک کے ساتھ بیداری میں تشریف لے گئے تھے۔ سارے قصے

معراج میں اسی طرف جمہور علمائے محدثین اور فقہا اور متکلمین گئے ہیں۔اور ظواہر اخبار صحیحہ اسی پر متواتر ہوئے ہیں عدول اس سے نہ چاہیے۔(ص ۳۹۸ نیز ۶۶)

معجزہ شق القمر: سوائے رسول اللہ ﷺ کے چاند اور کسی کے واسطے دو ٹکڑے نہ ہوا اور یہ امہات معجزات سے آپ کے ہے۔اجماع کیا ہے مفسرین نے کہ یہ خاص واسطے آپ ہی کے تھا۔(ص ۱۴۷، نیز ۱۵۱)

ملائکہ سے افضل: پس آپ افضل ہیں سب سے حتیٰ کہ سب فرشتوں سے اجماعاً۔(ص ۳۷۶، نیز ۱۹۹)

باعث تخلیق کائنات: روایت کی ابن عسا کرنے کہ دنیا اور اہل دنیا کو میں نے اس واسطے پیدا کیا تا کہ ان کو آپ کی اس کرامت اور بزرگی کی پہچان کراؤں، جو میرے نزدیک ہے۔اور اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا۔(ص ۲۶۹، نیز ۲۲۷، ۲۶۵، ۲۸۶، ۳۳۲)

کائنات میں افضل مقام: کہا ابن حجر مکی نے کہ آسمان افضل ہے۔اس واسطے کہ اس کے اندر کسی نے حق تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کی ہے اور معصیت شیطان کی آسمان کے اندر نہ تھی یا شاذ و نادر واقع ہوئی اس کا اعتبار نہیں۔اور کہا گیا کہ زمین افضل ہے، اس واسطے کہ وہ مستقر ہے انبیاء کی اور مدفن ہے ان کی۔اور نقل کی عیاض نے اجماع اور تفضیل اس قدر زمین کے جو ضم ہے اعضائے نبویہ سے، حتیٰ کہ کعبے پر بلکہ وہ افضل ہے عرش سے بھی۔اور تصریح کی فاکہانی نے ساتھ تفضیل اس کی کے آسمانوں پر بلکہ کہا ظاہر تفضیل ساری زمین کی ہے آسمان پر۔مگر کہا نووی نے کہ جمہور اوپر تفضیل آسمان کے ہیں۔زمین پر ماسوئی اس قدر زمین کے جو ضم ہے اعضائے شریفہ سے جناب حضرت رسول اللہ ﷺ کے۔(ص ۲۸۸، نیز ۳۸۰)

شفاعت کبریٰ: شفاعت آپ کی آخر میں ثابت ہے سنت اور اجماع سے۔اور آپ کی بہت سی شفاعتیں ہیں۔اعظم ان سے شفاعت ہے واسطے تمامی خلق کے، واسطے آرام پہنچانے ان کے موقف میں۔اور یہ خاص ہے آپ کے ساتھ، اس واسطے کہ آپ اعظم الشفعاء ہیں۔(ص ۱۹۱، نیز ۶۷، ۲۳۱)

توسل واستغاثہ: اور دور کر دیتا ہے حق تعالیٰ سختیوں اور رنج اور محنتوں کو دنیا آخرت کی آپ کی شفاعت اور آپ کے ساتھ استغاثہ فریادرسی اور التجا کرنے سے اور لٹکنے سے ساتھ دامان مبارک آپ کے اور توسل کرنے سے ساتھ جاہ آپ کے اور بکثرت درود پڑھنے سے دنیا میں آپ پر۔(ص ۶۸، نیز ۱۴۹، ۲۰۵، ۲۱۵، ۲۸۴، ۳۲۵)

رسول اللہ ﷺ ہمارے وسیلہ ہیں دونوں جہان کے۔اور آپ ہی شفاعت کرنے والے گناہ گاران انس اور جن کے ہیں۔اور استمداد کیے ہیں انبیاء نے ہمارے حضرت سے قبل ظہور آپ کے۔(ص ۲۹۵)

نعمتوں کے بانٹنے والے: خلاصہ یہ ہے کہ کوئی نعمت، دنیوی یا اخروی سے کسی خلق کو نہیں پہنچتی ہے مگر بواسطہ حضرت ﷺ کے۔پس آپ پہنچانے والے اور دینے والے ہر نعمت کے ہیں۔(ص ۱۳۹)

زیارت روضہ شریفہ: زیارت آپ کی قبر مبارک کی افضل المندوبات سے ہے۔زیارت قبر شریف کی قریب واجب کے ہے جس کو وسعت ہو۔(ص ۱۶۱، نیز ۳۴۰)

عصمت انبیاء علیہم السلام: اور اعتقاد چاہیے کرنا کہ سارے انبیاء اور رسل علیہم السلام شرک اور سب گناہ صغیرہ اور کبیرہ سے معصوم تھے۔(ص ۴۰۳)

چار زندہ انبیاء علیہم السلام: خضر زندہ ہیں آج تک، تابع ہیں احکام اس امت کے، یعنی زندہ ہیں نزدیک جمہور علماء کے۔ کہا کعب الاحبار نے کہ چار نبی زندہ ہیں، دو زمین میں خضر اور الیاس، اور دو آسمان میں ادریس اور عیسیٰ۔ (ص ۳۲۱)
حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھا لئے گئے۔ (ص ۱۶۶) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور آپ ہی کی شریعت پر عمل فرمائیں گے۔ (ص ۲۰۰، نیز ۷۳، ۸۵، ۱۰۳، ۲۳۵)
اہل بیت: اہل بیت تین قسم ہیں۔ ایک قسم اصل اہل بیت ہیں اور وہ تیرہ ہیں، نو بیبیاں اور چار صاجزادیاں حضور اکرم ﷺ کی۔ دوسرے داخل اہل بیت ہیں اور وہ تین ہیں، علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم۔ تیسرے لاحق اہل بیت، وہ لوگ ہیں کہ حق تعالیٰ نے ان کو گناہ اور پلیدی سے پاک کیا ہے اور کمالیت تقویٰ اور طہارت کی بخشی، سادات ہوں یا غیر سادات جس طرح سلمان فارسی رضی اللہ عنہ۔ (ص ۱۰۵)
حسن اعتقاد جناب ایں حضرات اہل بیت کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لازم ایمان اور رکن اسلام سے ہے اور سب عوام اور خواص اس میں شریک ہیں۔ جو اس میں قصور کرے گا خوارج اور نواصب کے زمرے میں گنا جائے گا اور دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ اور وہ حسن اعتقاد یہ ہے کہ محبت اہل بیت اور اولاد رسول اللہ ﷺ کی مثل ایمان لانے کے آپ ﷺ پر فرض جانے اور عداوت اور بغض اور کینہ ان حضرات سے مثل کفر کے حرام سمجھے۔ (ص ۳۲۳، نیز ۱۲۴، ۱۳۰، ۱۶۲، ۲۲۸، ۳۸۹)
رسول اللہ ﷺ کی اولاد: آپ کی سات اولاد تھی۔ تین صاجزادے حضرت قاسم اور ابراہیم اور عبداللہ۔ اور چار صاجزادیاں، حضرت زینب، رقیہ، ام کلثوم، حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (ص ۲۸۹)
رسول اللہ ﷺ کی نسل: بالاجماع اولاد فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا آپ کی ذرّیت میں داخل ہیں۔ (ص ۹۴) اور دونوں صاجزادوں کو آپ نے اپنا بیٹا کہا ہے جیسا احادیث صحاح میں مصرح ہے اور فقط حضرت فاطمہ زہرا ہی سے نسل آپ کی قیامت تک جاری رہی۔ (ص ۲۸۹، نیز ۳۸۴)
مقام صحابہ کرام: وصال فرمایا حضور اکرم ﷺ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابی چھوڑ کر، بعد انبیاء کے۔ (ص ۱۵، ۱۷۸) فرمایا حضور اکرم ﷺ نے کہ جب ذکر کیا جائے ہمارے صحابہ کا تو روک لو تم زبان کو اپنی طعن کرنے سے ان کی شان میں۔ (ص ۴۰۳)
فرمایا حضرت ﷺ نے کہ نہ طلوع ہوا اور نہ غروب ہوا آفتاب بعد انبیاء اور مرسلین کے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل پر۔ (ص ۴۷، نیز ۲، ۳، ۷۲، ۱۷۸)
محبین اور عاشقین اہل بیت پر مخفی نہ رہے کہ لزوم وافتراض محبت ومودت واتباع اہل بیت کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مومنوں پر کتنی نصوص قرآنیہ اور احادیث سے ثابت اور ظاہر ہے۔ مگر اس محبت اہل بیت کا تب ہی نتیجہ کھلے گا اور جب مزہ اس کا ملے گا کہ رسول اللہ ﷺ وصحبہ وسلم کے سب صحابہ کے ساتھ بھی محبت رکھے۔ کچھ سر مو بے ادبی نہ کرے خصوصاً اصحاب کبار سے۔ (ص ۳۷۵، نیز ۳۸۹) (جاری ہے۔)

حوالہ جات

۱۔ براءۃ الاشعر یین من عقائد المخالفین ،جلداول،ص۱۷۸تا۱۸۲۔

۲۔ فقه الصلاۃ علی النبی محمد سید المرسلین و خاتم النبیین ﷺ،جلداول،ص۱۰۴تا۱۰۷۔

۳۔ صلوا علی النبی ﷺ،ص۲۶تا۲۸۔

۴۔ شیخ سید مُخلِف قادری کی چوبیس منٹ پر مبنی گفتگو یوٹیوب پر فضل وِرد دلائل الخیرات و شوارق الانوار و بیان خلوتها۔

۵۔ ڈاکٹر شیخ جمال فاروق کی یوٹیوب پر گفتگو فضائل قراءۃ دلائل الخیرات لفضيلة الدكتور جمال فاروق۔

۶۔ پروفیسر ڈاکٹر یسری جبر کے درس کی یوٹیوب پر پہلی قسط شرح کتاب دلائل الخیرات ۔المجلس الاول۔

۷۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ،جلد۷،ص۲۲۸۔

۸۔ فضائل درود شریف،ص۳۔

۹۔ مرزع الحسنات،ص۳۔

۱۰۔ معجم المطبوعات العربية فی شبه القارة الهندية الباكستانية ، ص ۱۰۵۔

۱۱۔ دلائل الخیرات کے گجراتی ترجمہ کے بارے میں یہ معلومات مولانا محمد نظام الدین مصباحی گجراتی مقیم برطانیہ نیز مولانا اختر حسین اشرفی جمبوسر ضلع بہراچ صوبہ گجرات سے ستمبر ۲۰۲۰ء میں بذریعہ وٹس ایپ اخذ کی گئیں۔

۱۲۔ قاموس الکتب ،جلداول،ص۱۰۶۳،۱۰۶۶،۱۰۶۷،۱۰۶۸،۱۰۷۰،۱۰۷۱،۱۰۷۴،۱۰۷۵۔

۱۳۔ ایضاً،ص۱۰۶۳۔

۱۴۔ معجم المطبوعات العربية فی شبه ،ص۱۰۴تا۱۰۵۔

۱۶۔ مجلہ الثقافہ الاسلامیہ،شمارہ جنوری تا جون ۲۰۱۹ء ص۱۵۳تا۱۶۶۔

۱۷۔ عناصر البرکات،ص۲۸۱،۲۸۸۔

۱۸۔ ایضاً، ص۷۰،۱۲۷،۱۶۳،۱۷۰،۱۷۳،۲۱۵،۲۹۵،۳۲۵،۳۴۰،۳۸۱۔

۱۹۔ ایضاً،ص۴،۲۰،۱۳۰،۳۷۱،۳۹۷۔

۲۰۔ ایضاً،ص۱۹،۲۰،۲۱،۲۵،۲۶،۲۷،۳۷،۷۶،۷۷،۸۱،۱۰۸،۱۲۱،۱۳۸،۱۳۹،۱۷۶،۲۰۴،۲۲۱،۲۲۶، ۲۵۹، ۲۷۹، ۲۹۶، ۲۹۸، ۳۰۲،۳۴۵،۳۴۸،۳۵۴،۳۶۴،۳۸۲،۳۹۰۔

۲۱۔ ایضاً،ص۹،۷۴،۸۴،۲۶۵۔

۲۲۔ ایضاً،ص۳۲،۳۷،۵۰،۱۰۵،۲۲۸،۲۴۳،۲۸۴،۲۸۹،۳۲۳،۳۴۶،۳۷۳،۳۷۵،۳۸۹۔

۲۳۔ ایضاً،ص۳۵،۵۴،۵۵،۵۶،۹۴،۹۶،۱۱۰،۱۲۶،۲۲۰،۲۶۵،۲۸۳،۲۹۹،۳۱۳۔

۲۳۔ ایضاً،ص۹۶،۱۰۶،۱۲۴،۱۴۰،۱۸۹،۲۰۳،۲۱۷،۲۴۱،۲۵۵،۲۵۶،۲۶۹،۲۸۰،۲۹۳،۲۹۵،۳۰۸،۳۰۹،۳۱۴،۳۸۷،۴۰۱۔

۲۵۔ ایضاً،ص۳۱۶،۳۸۳،۳۹۲۔

۲۶۔ ایضاً،ص۱۴،۱۵،۱۹،۵۴،۵۵،۵۶،۱۰۵،۱۱۲،۱۲۴،۱۳۱،۱۶۳،۱۶۷،۱۸۱،۲۳۹،۲۶۹،۲۷۳،۲۷۹،۳۹۶،۴۰۴،۴۰۹۔

۲۷۔ ایضاً،ص۱۷۳۔

ABC Certified

مسلسل اشاعت کا 51 واں سال

اسلام آباد

ماہنامہ ضیائے حرم

اپریل 2021ء



مسلسل اشاعت کا 51 واں سال

نغمہ کجا و من کجا سازِ سخن بہانہ ایست — سوئے قطار می کشم ناقۂ بے زمام را

مؤسس
ضیاء الامت حضرت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

فقر غیور اور عشق خود آگاہ کا نقیب کثیر الاشاعت مجلہ

ماہنامہ ضیائے حرم اسلام آباد

ABC سے تصدیق شدہ اشاعت

جلد 51 شمارہ 07 شعبان / رمضان ۱۴۴۲ھ اپریل ۲۰۲۱ء

فہرست مضامین

رابطہ

اسلام آباد آفس (ادارتی امور) خیابان کرم، کری روڈ، چک شہزاد، اسلام آباد
E-mail:ziaeharam@gmail.com

انگلینڈ آفس
Jamil Akram
Zia-ul-Ummah Foundation
8 Allison Avenue Retford DN22 7JR England,UK
Phone: 0044 (0) 7958 950490
E-mail: j.akram@ziaulummah.org

سرکولیشن آفس: دفتر ماہنامہ ضیائے حرم بھیرہ ضلع سرگودھا۔

اکاؤنٹ نمبر: IBAN-PK 80 UNIL 0112 0226 01046535
ٹائٹل آف اکاؤنٹ: Zia e Haram
UBL Bhera, Distt Sargodha

اپنے نام جاری کروانے اور سابقہ چندہ ختم ہونے کی صورت میں دیے گئے اکاؤنٹ میں رقم بھیج کر موبائل نمبر 0301-6940813 پر رابطہ کریں یا بذریعہ خط سرکولیشن آفس کو مطلع کریں۔

قیمت فی شمارہ ۶۵ روپے

زرِ تعاون سالانہ: عام ڈاک ۸۰۷ روپے، رجسٹرڈ ڈاک ۹۰۰ روپے، بذریعہ وی پی ۹۰ روپے اضافی ڈاک خرچ

بدل اشتراک: امریکہ، کینیڈا، نیوزی لینڈ، آسٹریلیا، افریقہ وغیرہ ۶۰ ڈالر سالانہ۔
برطانیہ ۳۵ پونڈ سالانہ دیگر یورپی ممالک ۴۰ یورو سالانہ مشرق اوسط و دیگر ایشیائی ممالک ۴۵ ڈالر سالانہ

پیر محمد امین الحسنات شاہ نے انٹر گرافک پرنٹرز سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ ضیائے حرم، خیابان کرم، چک شہزاد، اسلام آباد سے شائع کیا۔

دلائل الخیرات کا اوّلین مطبوعہ اردو ترجمہ (۲)

عابد حسین شاہ پیرزادہ
ناظم بہاء الدین زکریا لائبریری چکوال

عناصر البرکات کے اثرات

دلائل الخیرات کے دیگر اردو تراجم میں سے متعدد میں عناصر البرکات کے آثار نظر آتے ہیں اور ترجمہ میں ہی نہیں حواشی میں بھی عناصر البرکات سے اخذ و نقل کیا گیا۔ اس وقت دلائل الخیرات کے مزید چار اردو تراجم مع حواشی کی اشاعتیں راقم السطور کے پیش نظر ہیں جن کے بنیادی کوائف یہ ہیں:

۱۔ بمبئی اشاعت

یہ مطبع محمدی بمبئی میں ۲۳۲ صفحات پر چھپی۔ سرورق پر سال طباعت ۱۳۱۵ھ درج ہے اور آخری صفحہ پر ہے کہ "یہ کتاب المسمی دلائل الخیرات مترجم ہندی مع حواشی مفیدہ متفرقہ نہایت خوش خطی و حسن خوبی بتصحیح مولوی عبدالقادر صاحب المتخلص بہ مشتہر، متوطن بلگاؤں و مولوی سید حیدر علی صاحب گوپاموی، واسطے افادہ برادران دینی کے علی بھائی و شرف علی تاجران کتب و مالکان مطبع محمدی نے اپنے مطبع محمدی واقع شہر بمبئی میں بماہ رمضان المبارک ۱۳۱۶ ہجریہ مقدسہ میں زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ کیا۔ اس کا متن نسخ ملا محمد بھائی اسمٰعیل جی سورتی نے لکھا اور ترجمہ و حواشی نستعلیق نثار احمد ابن حافظ نیاز احمد بریلوی نے لکھا۔"

۲۔ کراچی اشاعت

مجموعہ دلائل الخیرات و حزب البحر و قصیدہ بردہ، یہ مجموعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی نے ۲۸۸ صفحات پر شائع کیا۔ مطبوعہ مشہور آفسیٹ پریس کراچی۔ سرورق پر سال اشاعت ۱۳۵۶ھ/۱۹۳۹ء لکھا ہے جب کہ آخری صفحہ پر ۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء درج ہے ان میں اول الذکر ہجری سال مطابقت نہیں رکھتا۔ لیکن یہ پہلو تحقیق طلب ہے کہ ۱۹۳۹ء میں یہ اشاعتی ادارہ دہلی سے کراچی منتقل ہو چکا تھا یا یہ دہلی کی کسی اشاعت کا عکس ہے۔

دہلی سے دلائل الخیرات ایک ترجمہ مع حاشیہ مطبع مجتبائی میں ۱۹۰۵ء میں چھپا تھا۔ جس کے بارے میں بتایا گیا کہ "مطبع کی طرف سے اردو ترجمہ کیا گیا ہے"(۲۸) "قاموس الکتب" میں اس کا کسی قدر تعارف دیا گیا، جس سے عیاں ہے کہ مطبع مجتبائی اشاعت میں بھی عناصر البرکات سے اخذ کیا گیا ہے۔

الغرض مذکورہ کراچی اشاعت کے مقدمہ کے خاتمہ پر اس ترجمہ مع حاشیہ کے متعلق یہ کہا گیا۔ "دیگر خوبیوں کے علاوہ کتب احادیث، اقوال بزرگان دین کے حوالہ سے اس پر زر کثیر خرچ کر کے فوائد و تفسیر حاشیہ پر چڑھائے گئے ہیں۔ خادم العلماء نور محمد نقشبندی چشتی۔ (۳۰) علاوہ ازیں اس مجموعہ میں حزب البحر اور پھر قصیدہ بردہ کے آغاز میں بھی نور محمد نقشبندی چشتی

کے قلم سے مختصر مقدمہ درج ہے (۳۰)

نیز دلائل الخیرات کے مختلف مقامات پر تین حواشی کے آخر میں بھی "نور محمد" نام دیا گیا ہے (۳۱) اسی طرز پر ایک حاشیہ کے تحت مولانا سید علی اعظم پھلواروی (۳۲) نیز مولانا حاجی حافظ محمد عبد الغفار (۳۳) تین جگہ مولوی محمد لیٰسین (۳۴) اور سات مقامات پر حواشی کے آخر میں کسی مولانا محمد رشید کا نام بطور حوالہ ذکر کیا گیا ہے۔ (۳۵) اور معلوم رہے ڈاکٹر احمد خان نے دلائل الخیرات کی ان دونوں اشاعت، بمبئی و کراچی کا ذکر نہیں کیا۔

۳۔ دہلی اشاعت

رحمانی مجموعہ، دلائل الخیرات، باتفسیر، مع قصیدہ بردہ مترجم۔ یہ مدینہ بک ڈپو اردو بازار جامع مسجد دہلی نے ۲۹۴ صفحات پر شائع کیا۔ عکسی رنگین، سال اشاعت درج نہیں تاہم اکیسویں صدی کے ابتدائی برسوں میں چھپی۔ اس اشاعت کے صفحہ ۲۹۵ پر "ضروری اطلاع" عنوان کے تحت بتایا گیا کہ مالک مدینہ بک ڈپو کے مصارف پر مشہور خطاط مولوی عبد الصمد نے عربی کتابت کی اور سرورق نیز اردو ترجمہ و حاشیہ کی کتابت سید اشہد علی نے کی۔ حافظ احمد میاں نے اصلاح کی۔

مذکورہ بالا کراچی اور دہلی اشاعت کے باہم تقابل سے واضح ہوا کہ ان میں کوئی فرق نہیں۔ اردو ترجمہ و حواشی ایک جیسے ہیں اور مولانا سید علی اعظم پھلواروی، مولانا حاجی حافظ محمد عبد الغفار، مولوی محمد یسین، مولانا محمد رشید کے نام بھی متعلقہ حواشی کے تحت موجود ہیں۔ البتہ نور محمد نقشبندی چشتی کی جگہ کسی عطاء الرحمٰن خان شروانی کا نام دیا گیا ہے جیسا کہ مقدمہ کے خاتمہ کی مندرجہ ذیل عبارت میں ہے۔ "دیگر خوبیوں کے علاوہ کتب احادیث، اقوال بزرگان دین کے حوالہ سے اس پر زر کثیر خرچ کر کے فوائد و تفسیر حاشیہ پر چڑھائے گئے ہیں۔ خادم العلماء عطاء الرحمٰن خان شروانی عفی عنہ۔" (۳۶) دو حواشی کے آخر میں نور محمد کا نام ہے (۳۷) جو حذف نہیں ہوسکا۔

۴۔ لاہور اشاعت

مجموعہ دلائل الخیرات باتفسیر، مع قصیدہ مترجم، عکسی رنگین، حزب البحر بھی شامل ہے گو سرورق پر مذکور نہیں۔ یہ مکتبہ العلم ۱۸/ اردو بازار لاہور نے ۲۹۳ صفحات پر شائع کیا۔ سال اشاعت درج نہیں تاہم ۱۴۴۰ھ/۲۰۱۹ء میں بازار میں دست یاب ہے گویا حالیہ برسوں میں چھپی اور یہ مکمل طور پر دہلی اشاعت کے مطابق اور غالباً اسی سے ماخوذ ہے۔

دلائل الخیرات کی مذکور بالا تین اشاعتوں کراچی، دہلی اور لاہور کے مندرجات و مشمولات میں مشترکات یہ ہیں۔ دلائل الخیرات کے علاوہ حزب البحر اور قصیدہ بردہ اسی ترتیب سے شامل ہیں۔ امام جزولی، امام ابوالحسن شاذلی اور امام بوصیری کے احوال آغاز میں دیے گئے ہیں۔ اردو ترجمہ نیز حواشی سے مزین ہیں۔ کسی اشاعت پر مترجم و محشی کا نام واضح طور پر درج نہیں اور تینوں کا ترجمہ و حاشیہ ایک ہی ہے۔ مزید یہ کہ تینوں کے آخر میں مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی "مجموعہ مناجات مقبول" کا اشتہار دیا گیا ہے اور مذکورہ بالا کراچی اشاعت میں بھی یہی ترجمہ و حاشیہ ہے لیکن اس قدیم اشاعت میں حزب البحر اور قصیدہ بردہ شامل نہیں۔

دلائل الخیرات مع اردو ترجمہ و حاشیہ کی ان چار دیگر اشاعتوں کے کسی قدر تعارف کے بعد اب ان میں "عناصر البرکات" کے اثرات کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

۱۔ مولانا حکیم محمد ناصر علی غیاث پوری نے چوتھی حزب میں لفظ ''یا محمد'' کے تحت اپنے استاذ کی تصنیف کے حوالہ سے وسیلہ کے جواز پر طویل حاشیہ قلم بند کیا، جس کے آخر میں متعلقہ کتاب کا حوالہ ان الفاظ میں درج کیا۔ ''نورالایمان، للاستاذ العلام الحافظ الحاج مولانا محمد عبدالحلیم قدس سرہٗ''۔ (۳۸) یہ مکمل حاشیہ مذکورہ بالا چاروں اشاعت میں جوں کا توں منقول ہے۔ فرق محض اتنا ہے کہ لفظ ''استاذ'' حذف کر دیا گیا جب کہ بمبئی اشاعت میں تو یہ بھی درج ہے۔ (۳۹)

۲۔ مولانا غیاث پوری نے پانچویں حزب میں ایک مقام پر ''زمین افضل ہے یا آسمان'' کے موضوع پر اپنے استاذ کے فرزند کے قول پر مبنی طویل حاشیہ لکھا، جس کے آخر میں بطور حوالہ ان کا نام یوں لکھا۔ ''مولانا حافظ حاجی محمد عبدالحئی لکھنوی مد ظلہ''۔ (۴۰) یہ حاشیہ بھی مکمل مذکورہ چاروں اشاعت میں شامل ہے۔ فرق محض اتنا ہے کہ مـدظـلـہ کی جگہ ''رحمہ اللہ'' یا ''مرحوم'' لکھا ہے۔ (۴۱)

۳۔ جیسا کہ گزر چکا عناصر البرکات میں کچھ حواشی مولانا غیاث پوری کے بیٹے مولانا حکیم محمد یاسین آروی کے حوالہ سے درج ہیں۔ تیسری حزب میں ایک حاشیہ کی عبارت یہ ہے۔ ''غرض اس سے درود بے انتہا ہے۔ اس واسطے کہ اشیائے موجود اور معدوم کو لوح محفوظ نے احاطہ کیا اور وہ بے انتہا ہیں۔ وَمَامِنْ رَطْبٍ وَّ لَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ ۔ ۱۲ مولوی محمد یاسین سلمہٗ''۔ (۴۲) یہ حاشیہ بھی دلائل الخیرات کی مذکورہ بالا چاروں اشاعت میں درج ہے تاہم لاہوری اشاعت میں محمد یسین کا نام محذوف ہے۔ (۴۳)

۴۔ عناصر البرکات میں پانچویں حزب کے ضمن میں ایک حاشیہ ان الفاظ میں ہے: ''اطبا کے نزدیک آدمی جب تک ماں کے شکم میں رہتا ہے اوس کو جنین کہتے ہیں۔ بعد پیدا ہونے کے طفل ہے جب تک دودھ پیتا رہے۔ اس کے بعد صبی کہلاتا ہے جب تک بالغ نہ ہو۔ پھر شباب کا زمانہ ہے چالیس برس تک۔ پھر کہول کہا جاتا ہے ساٹھ برس کی عمر تک۔ پھر اس کے بعد آخر عمر تک شیخ کہلاتا ہے۔ مولوی محمد یاسین''۔ (۴۴) یہ حاشیہ چاروں اشاعت میں مکمل درج ہے۔ (۴۵)

۵۔ گزر چکا کہ مولانا غیاث پوری نے ''عناصر البرکات'' کے متعدد حواشی اپنی دیگر تصنیفات، ناصر اللبیب فی اسماء الحبیب ﷺ، ناصر الابرار فی مناقب اہل بیت الاطہار، صلوات ناصری وغیرہ کے حوالہ سے شامل کیے۔ دوسری حزب میں ایسے ایک حاشیہ کی عبارت یہ ہے۔ ''من جملہ خصائص اس اسم پاک کے یہ ہے کہ نوح علیہ السلام کی کشتی جاری ہوئی اسی اسم کی برکت سے اور وہ ایسے طوفان میں کشتی پر سے سالم اوترے۔ اس واسطے کہ آپ ان کے بیٹے سام کی صلب میں تھے اور من جملہ اس کے یہ ہے کہ آدم علیہ السلام بہشت میں یا ابا محمد کر کے پکارے جائیں گے، ساتھ نام کسی اور اپنی اولاد کے نہیں۔ ناصر اللبیب فی اسماء الحبیب''۔ (۴۶) یہ حاشیہ بھی چاروں اشاعتوں میں پیش نظر ہے۔ (۴۷)

۶۔ عناصر البرکات میں چوتھی حزب کے آخری مرحلہ میں ایک حاشیہ کے الفاظ یہ ہیں۔ ''شفا میں ہے کہ کہا عبداللہ بن مبارک ﷫ نے کہ دو خصلتیں جس میں ہوں گی و نجات پائے گا عذاب الٰہی سے۔ ایک سچ بولنا دوسرے محبت رکھنی آل محمد ﷺ کی سب پر۔ اور اتقان میں ہے کہ آیت یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْ اصَلُّوْ اعَلَیْہِ وَسَلِّمُوْ اتَسْلِیْمًا اس طرح نازل ہوئی تھی، صلوا علیہ وعلی آلہ، پھر تلاوت وعلی آلہ کی منسوخ ہوگئی۔ اور تفسیر احمدی میں ہے کہ جاری ہوا ہے توارث ساتھ ذکر صلوۃ آل کے، بعد صلوۃ حضرت ﷺ کے۔ حتّٰی کہ اس پر اجماع ہوگیا ہے اور کہا گیا کہ درود، بلا درود بھیجنے کے آل پر قبول ہی نہیں ہوتا۔ ناصـر الابـرار فـی مـنـاقـب اہل بیت الاطہار۔'' (۴۸) یہ مکمل حاشیہ بھی چاروں

اشاعت میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔(۴۹)

۷۔ ساتویں حزب کے آغاز میں مولانا غیاث پوری نے اپنی دوسری تصنیف کی بنیاد پر ایک طویل حاشیہ شامل کیا، جس کی ابتدائی عبارت یہ ہے: ''آثار میں آیا ہے کہ آسمان میں ایک دریا ہے۔ اس کو دریائے برکات کہتے ہیں اور اس کے کنارے ایک درخت ہے۔ اس درخت کو تحیات کہتے ہیں''۔ اس حاشیہ کے خاتمہ پر ''صلوات ناصری'' کا حوالہ درج کیا(۵۰) یہ حاشیہ بھی چاروں اشاعتوں میں منقول ہے۔(۵۱)

ہم نے یہاں ''عناصر البرکات'' کے دیگر اردو تراجم میں اثرات کے ان چار اشاعتوں سے محض سات مقامات کی نشان دہی بطور مثال کی ہے۔ وگرنہ ان میں بکثرت اخذ کیا گیا ہے۔

مولانا سید علی اعظم پھلواروی

مولانا حکیم محمد ناصر علی غیاث پوری نے ذاتی ذوق ولگن اور اپنے استاذ مولانا پھلواروی کی تحریک وخواہش پر دلائل الخیرات پر اردو میں یہ خوب صورت عمل انجام دیا۔ مولانا سید علی اعظم بن افضل علی حسینی پھلواروی ۱۲۳۶ھ/۱۸۲۰ء میں موضع پھلواری ضلع پٹنہ صوبہ بہار میں پیدا ہوئے وہیں تعلیم وتربیت پائی۔ اساتذہ میں مولانا عبدالغنی بن عبدالمغنی جعفری پھلواروی (وفات ۱۲۷۲ھ/۱۸۵۵ء) کا نام ہے۔ اور مصنف وشاعر حضرت حکیم ابی الحسن بن نعمت اللہ جعفری پھلواروی (وفات ۱۲۶۵ھ/۱۸۴۸ء) سے بیعت کی۔ ۱۲۹۸ھ/۱۸۸۱ء میں پھلواری میں ہی وفات پائی۔ تصنیفات میں مروجہ تعزیہ کے بطلان پر رسالہ ہے۔(۵۲)

مولانا محمد ناصر علی غیاث پوری

عناصر البرکات کے مؤلف مولانا محمد ناصر علی بن حیدر علی ضلع عظیم آباد پٹنہ کے گاؤں غیاث پور میں پیدا ہوئے۔ اساتذہ میں مولانا سید علی اعظم پھلواروی کے علاوہ صاحب تصانیف کثیرہ ونور الانوار کے محشی مولانا محمد عبدالحلیم بن امین اللہ انصاری لکھنوی فرنگی محلی (وفات ۱۲۸۵ھ/۱۸۶۸ء) کے نام ملتے ہیں۔ نیز حکیم ابراہیم بن یعقوب حنفی کشمیری لکھنوی (وفات ۱۳۰۰ھ/۱۸۸۲ء) سے طبابت سیکھی اور طویل عرصہ لکھنؤ میں ان کے ساتھ رہے۔ وطن واپس آئے تو آرہ شہر میں سکونت اختیار کی اور تدریس وتصنیف میں مشغول رہے تا آنکہ ۱۳۰۵ھ/۱۸۸۷ء میں آرہ میں ہی وفات پائی(۵۳)۔ بکثرت تصانیف کے متعلق دست یاب معلومات حسب ذیل ہیں۔

- ☆ اربعة عناصر فی اللغة ۔(۵۴)
- ☆ انوار ناصری۔(۵۵)
- ☆ صلوٰۃ ناصری، ادعیہ مسنونہ، مطبوعہ لکھنؤ ۱۲۸۲ھ۔(۵۶)
- ☆ عناصر البرکات ترجمۃ دلائل الخیرات۔
- ☆ عناصر الخیرات، معروف بہ درود معریٰ، اشاعت ۱۲۹۶ھ/۱۸۷۹ء مطبع منشی نول کشور لکھنؤ، صفحات ۳۸۰۔ غیر منقوط حروف میں آپ کے موزوں کردہ درود وسلام مع ترجمہ اردو نثر۔ اس اشاعت کا برقی عکس ان دنوں الیکٹرونک انٹرنیٹ میں دست یاب ہے۔

☆ عناصر الشہادتین، ۱۸۹۱ء میں مطبع اودھ اخبار لکھنؤ میں چھپی۔(۵۷)

☆ مفردات ناصری۔(۵۸)

☆ مناصر الحسنات، ۱۸۷۹ء سے قبل شائع ہوئی اور اہل ذوق بطور وظیفہ کے پڑھا کرتے ہیں۔(۵۹)

☆ ناصر الابرار فی مناقب اھل بیت اطھار، مطبع نول کشور لکھنؤ ۱۸۹۲ء صفحات ۱۱۲۔(۶۰)

☆ ناصر التفاسیر، چند سورتوں کی تفسیر، ابنائے غلام رسول سورتی تاجر کتب بمبئی نے شائع کی، صفحات ۴۶۔(۶۱)

☆ ناصر الطلاب۔(۶۲)

☆ ناصر العاشقین، ۱۳۲۲ھ فخر المطابع لکھنؤ، صفحات ۴۰۔(۶۳)

☆ ناصر العشاق، مع اردو ترجمہ، ۱۸۹۲ء مطبع اودھ اخبار لکھنؤ۔(۶۴)

☆ ناصر اللبیب فی اسماء الحبیب ﷺ، ۱۸۹۲ء مطبع اودھ اخبار لکھنؤ۔(۶۵)

☆ ناصر المحسنین فی اخلاق سید المرسلین ﷺ، ۱۳۰۷ھ۔(۶۶)

☆ ناصر المعالجین، مطبوع، فارسی۔(۶۷)

مولانا محمد یٰسین آروی

مولانا حکیم محمد ناصر علی غیاث پوری کے فرزند محمد یٰسین ۱۲۸۰ھ/۱۸۶۴ء میں آرہ شہر میں پیدا ہوئے۔ والد گرامی کے علاوہ شمس العلماء سعادت حسین بہاری (وفات ۱۳۶۰ھ/۱۹۴۱ء) مولانا وحید الحق استھانوی، مولانا سید فدا حسین در بھنگوی سے آرہ میں تعلیم حاصل کی۔ پھر کلکتہ و لکھنؤ کی راہ لی اور صاحب تصانیف کثیرہ مولانا محمد عبدالحیٔ بن محمد عبدالحلیم لکھنوی فرنگی محلی (وفات ۱۳۰۴ھ/۱۸۸۷ء) کی شاگردی اختیار کی نیز حکیم عبدالعلی بن ابراھیم لکھنوی (وفات ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء) سے طب و حکمت سیکھی۔ آرہ واپسی آئے تو تدریس میں مشغول ہوئے۔ متعدد تصنیفات میں معین المعالجین اور تنبیہ الشیاطین کے علاوہ مسئلہ آمین بالجہر، مناظرہ، مناقب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے موضوعات پر رسائل نیز طب میں فارسی رسالہ ہے۔(۶۸)

خلاصہ

درود و سلام کے مقبول مجموعہ دلائل الخیرات کا عربی متن برصغیر سے بارہا شائع ہوا اور متعدد مقامی زبانوں فارسی، اردو، پنجابی، سندھی، پشتو، تامل، گجراتی وغیرہ میں تراجم سامنے آئے۔ محض اردو زبان میں تراجم کی تعداد پندرہ سے زائد ہے اور لاتعداد اردو ایڈیشن ایسے بھی سامنے آئے جن پر مترجم و محشی کے نام درج نہیں۔ اور پیش نظر معلومات کے مطابق مولانا حکیم محمد ناصر علی غیاث پوری آروی کی ''عناصر البرکات'' اس کا ''اولین مطبوعہ اردو ترجمہ'' ہے جو سیر حاصل حواشی سے بھی آراستہ ہے۔ ممکن ہے اس سے قبل اردو ترجمہ ہوا ہو جو شائع نہیں ہو سکا اور اگر اشاعت ہوئی تو اس تک راقم السطور کی رسائی نہیں ہو سکی۔ تاہم عناصر البرکات کی اشاعت کو ڈیڑھ صدی ہونے کو ہے اور دلائل الخیرات پر اردو زبان میں اس درجہ کا جامع مزید کوئی تصنیفی کام دیکھنے میں نہ آیا۔ ناشر نے عناصر البرکات کی اس اشاعت کو مفید تر بنانے کے لیئے دلائل الخیرات کے متن کا فارسی ترجمہ بھی بین السطور شامل کیا جو بقول ناشر مولانا محمد فاضل دہلوی کی ''مزرع الحسنات'' سے لیا گیا ہے۔

حوالہ جات وحواشی

۲۷۔ عناصر البرکات، ص۸تا۹۔

۲۸۔ قاموس الکتب، ج۱، ص۱۰۷۱۔

۲۹۔ دلائل الخیرات، کراچی اشاعت، ص۴۔

۳۰۔ ایضاً، ص۲۴۹، ۲۶۷۔

۳۱۔ ایضاً، ص۱۰، ۷۸، ۱۸۹۔

۳۲۔ ایضاً، ص۲۲۹۔

۳۳۔ ایضاً، ص۶۱۔

۳۴۔ ایضاً، ص۹۶، ۱۶۲، ۲۲۸۔

۳۵۔ ایضاً، ص۷۷، ۷۸، ۷۹، ۱۹۱، ۱۹۲، ۲۴۶، ۲۴۸۔

۳۶۔ ایضاً، دہلی اشاعت، ص۴۔

۳۷۔ ایضاً، دہلی اشاعت، ص۷۸، ۱۸۹۔

۳۸۔ عناصر البرکات، ص۲۱۵۔

۳۹۔ دلائل الخیرات، بمبئی اشاعت ص۱۲۱/ کراچی اشاعت، ص۱۲۵تا۱۲۶/دہلی اشاعت، ص۱۲۵/لاہور اشاعت، ص۱۲۵۔

۴۰۔ عناصر البرکات، ص۲۸۸۔

۴۱۔ دلائل الخیرات، بمبئی اشاعت، ص۱۵۹/ کراچی، دہلی، لاہور اشاعتیں، ص۱۶۷۔

۴۲۔ عناصر البرکات، ص۱۶۳۔

۴۳۔ دلائل الخیرات، بمبئی اشاعت، ص۹۳/ کراچی، دہلی، لاہور اشاعتیں، ص۹۶۔

۴۴۔ عناصر البرکات، ص۲۷۳۔

۴۵۔ دلائل الخیرات، بمبئی اشاعت، ص۱۵۱/ کراچی، دہلی، لاہور اشاعتیں، ص۱۵۹۔

۴۶۔ عناصر البرکات، ص۱۲۶۔

۴۷۔ دلائل الخیرات، بمبئی اشاعت، ص۴۷/ کراچی، دہلی، لاہور اشاعتیں، ص۷۵۔

۴۸۔ عناصر البرکات، ص۲۴۳۔

۴۹۔ دلائل الخیرات، بمبئی اشاعت، ص۱۳۶/ کراچی، دہلی، لاہور اشاعتیں، ص۱۴۱۔

۵۰۔ عناصر البرکات، ص۳۴۸۔

۵۱۔ دلائل الخیرات، بمبئی اشاعت، ص۱۹۰/ کراچی، دہلی، لاہور اشاعتیں، ص۲۰۲۔

۵۲۔ مولانا علی اعظم پھلواروی کے حالات: تیرہویں صدی کے علمائے برصغیر، ص۴۸۷/عناصر البرکات، ص۳تا۴/ نزہۃ الخواطر، ص۱۰۴۲۔

۵۳۔ مولانا ناصر علی غیاث پوری کے حالات: البدور المضیّۃ، جلد۱۹ص۶۶تا۱۶۷/ تذکرہ علمائے ہند، ص۵۹۴/چودھویں صدی کے علمائے برصغیر، ص۴۸۷/عناصر الخیرات، ص۳۶۷تا۳۷۴/قاموس الکتب، ج۱، ص۶۰تا۶۱، ۶۰۴، ۶۴۵، ۷۵۸، ۷۶۵، ۹۸۵، ۱۰۱۱، ۱۰۲۸، ۱۰۶۲، ۱۰۷۱، ۱۰۷۳/نثر الجواہر، جلد۲ص۱۶۳۵/نزہۃ الخواطر، ص۱۳۸۸۔

۵۴۔ نزہۃ الخواطر، ص۱۳۸۸۔

۵۵۔ عناصر البرکات، ص۳۱۶، ۳۸۳، ۳۹۲۔

۵۶۔ قاموس الکتب، ج۱، ص۱۰۷۳۔

۵۷۔ ایضاً، ج۱، ص۹۸۵۔

۵۸۔ نزہۃ الخواطر، ص۱۳۸۸۔

۵۹۔ تذکرہ علمائے ہند، ص۵۹۴/عناصر الخیرات، ص۳۶۸تا۳۶۹/ قاموس الکتب، ج۱، ص۱۰۶۲۔

۶۰۔ قاموس الکتب، ج۱، ص۱۰۱۱، ۱۰۲۸۔

۶۱۔ ایضاً، ص۶۰تا۶۱۔

۶۲۔ نزہۃ الخواطر، ص۱۳۸۸۔

۶۳۔ قاموس الکتب، ج۱، ص۶۰۴، ۷۵۸۔

۶۴۔ عناصر الخیرات، ص۳۶۸/ قاموس الکتب، ج۱، ص۱۰۷۳۔

۶۵۔ ایضاً، ص۳۶۸/ قاموس الکتب، ج۱، ص۷۴۵۔

۶۶۔ قاموس الکتب، ج۱، ص۷۶۵۔

۶۷۔ نزہۃ الخواطر، ص۱۳۸۸نیز دیگر مصادر۔

۶۸۔ مولانا محمد یٰسین آروی کے حالات: البدور المضیّۃ، ج۱۹، ص۲۷۳تا۲۷۴/ تذکرہ علمائے حال، ص۱۳۸تا۱۳۹/ تذکرہ علمائے ہندوستان، ص

۳۶۲ تا ۳۶۳/چودھویں صدی کے علمائے برصغیر،ص ۵۸۲ تا ۵۸۳/ نثر الجواھر ،ج ۲،ص ۱۵۳۰/نزھۃ الخواطر،ص ۱۳۷۶۔

فہرست مآخذ ومراجع

۱۔ اکتفا القنوع بما هو مطبوع،ڈاکٹر ایڈورڈ فنڈیک،تصحیح واضافات از شیخ محمد علی ببلاوی،پہلی اشاعت ۱۳۱۳ھ/۱۸۹۶ء مطبع الھلال قاہرہ۔

۲۔ البدور المضیّة فی تراجم الحنفیة ،شیخ محمد حفظ الرحمٰن کملائی،دوسری اشاعت ۱۴۳۹ھ/۲۰۱۷ء دار الصالح قاہرہ۔

۳۔ براءۃ الاشعریین من عقائد المخالفین ،شیخ محمد عربی بن تبانی سفیطی الجزائری مہاجر مکی عرف ابی حامد بن مرزوق،سال طباعت و ناشر مذکور نہیں۔

۴۔ جامع التصانیف الحدیثة ،یوسف بن الیان سرکس،سال اشاعت درج نہیں،دار صادر بیروت۔

۵۔ دلائل الخیرات و شوارق الانوار فی ذکر الصلوۃ علی النبی المختار ﷺ، امام محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن سلیمان جزولی مالکی مراکشی،اشاعت ۱۳۰۶ھ/۱۸۸۸ء مطبع انصاری دہلی۔

۶۔ دلائل الخیرات،مجموعہ وظائف،مع اردو ترجمہ از مولانا پیر محمد کرم شاہ الازہری،پہلی اشاعت ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔

۷۔ دلائل الخیرات،اوردعائے حزب البحر،مع اردو ترجمہ از مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری،پہلی اشاعت ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء مکتبہ قادریہ لاہور۔

۸۔ دلائل الخیرات ،مع اردو ترجمہ از مولانا محمد فیض احمد اویسی،سال اشاعت درج نہیں،سال ترجمہ ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء ناشر محمد رضا فریدی کراچی۔

۹۔ دلائل الخیرات،مع اردو ترجمہ مفتی محمد اطہر نعیمی،اشاعت ۱۴۳۵ھ/۲۰۱۴ء مجلس دلائل الخیرات شریف کراچی۔

۱۰۔ دلائل الخیرات،مع حزب البحر ،مع اردو ترجمہ وافادات از مولانا غلام رسول قاسمی،سال اشاعت درج نہیں،تقریباً ۲۰۱۸ء، رحمة للعالمین پبلی کیشنز سرگودھا۔

۱۱۔ دلائل الخیرات ،مع دعائے حزب البحر دعائے حزب الفلاح ،مع اردو ترجمہ از علامہ محمد جاوید عالم،اشاعت ۱۴۳۳ھ/۲۰۱۲ء ادارہ پیغام القرآن لاہور۔

۱۲۔ دلائل الخیرات ،مع اردو ترجمہ از علامہ صاحبزادہ سید طاہر حسین شاہ بخاری،اشاعت ۱۴۳۵ھ/۲۰۱۴ء بڑی خانقاہ بہاری شریف تحصیل ڈڈیال ضلع میرپور آزاد کشمیر۔

۱۳۔ دلائل الخیرات،مع اردو ترجمہ وحاشیہ،مترجم ومحشی کا نام درج نہیں،اشاعت ۱۳۱۶ھ/۱۸۹۹ء مطبع محمدی بمبئی۔

۱۴۔ دلائل الخیرات،وحزب البحر وقصیدہ بردہ،مع اردو ترجمہ وحاشیہ،مترجم ومحشی کا نام مذکور نہیں،اشاعت ۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء جو تحقیق طلب ہے،نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی۔

۱۵۔ دلائل الخیرات،مع حزب البحر وقصیدہ بردہ،مع اردو ترجمہ وحاشیہ،مترجم ومحشی کا نام نیز سال اشاعت درج نہیں،مدینہ بک ڈپو دہلی۔

۱۶۔ دلائل الخیرات ،مع حزب البحر وقصیدہ بردہ،مع اردو ترجمہ وحاشیہ،مترجم ومحشی کا نام نیز سال اشاعت درج نہیں،مکتبہ العلم اردو بازار لاہور۔

۱۷۔ دلائل الخیرات ،مع فارسی ترجمہ وحاشیہ،بنام مزرع الحسنات از مولانا محمد فاضل بن محمد عارف سیف الدین دہلوی،اشاعت ۱۲۸۹ھ/۱۸۷۲ء مطبع نول کشور لکھنؤ۔

۱۹۔ دلائل الخیرات ،مع منظوم پنجابی ترجمہ،بنام وسائل النجات از مولانا پیر سید محمد نیک عالم کاظمی مجددی،اشاعت ۱۴۳۷ھ/۲۰۱۶ء خانقاہ سلطانیہ مجددیہ جہلم۔

۱۹۔ دلائل الخیرات ،مع سندھی ترجمہ بنام بیان البرکات از علامہ آغا عبدالوحید جان فاروقی سرہندی،اشاعت ۱۴۳۸ھ/۲۰۱۶ء جامعہ مجددیہ ٹنڈو سائیں داد نزد ٹنڈو محمد خان ضلع حیدرآباد سندھ۔

۲۰۔ دلائل الخیرات، مع حزب الاعظم، مع پشتو ترجمہ از شیخ المشائخ مولانا پیر رحمت کریم، اشاعت ۱۴۱۵ھ/۲۰۱۴ء برائیٹ پرنٹرز قصہ خوانی بازار پشاور۔

۲۱۔ دلائل الخیرات، مع انگریزی ترجمہ از مستشرق جون بی پیرسن، تحقیق ایڈووکیٹ نذیر نقشبندی، اشاعت ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء پاک کمپنی اردو بازار لاہور۔

۲۲۔ صلوا علی النبی ﷺ، پروفیسر سید مبشر طرازی، اشاعت ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء مطبع عزت خطاب قاہرہ۔

۲۳۔ عناصر الخیرات، معروف بہ درود معرّیٰ، مع اردو ترجمہ، مولانا حکیم محمد ناصر علی غیاث پوری آروی، اشاعت ۱۲۹۶ھ/۱۸۷۹ء مطبع منشی نول کشور لکھنؤ۔

۲۴۔ فقه الصلاة على النبي محمد سيد المرسلين و خاتم النبيين ﷺ، شیخ احمد بن عبدالمنعم بن عبدالسلام حلوانی، پہلی اشاعت ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء مطبع الامانة قاهره۔

۲۵۔ معجم المطبوعات العربية في شبه القارة الهندية الباكستانية، ڈاکٹر احمد خان، پہلی اشاعت ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء مکتبہ شاہ فہد ریاض۔

۲۶۔ معجم المطبوعات العربية والمعربة، یوسف بن الیان سرکیس، سال اشاعت درج نہیں، دار صادر بیروت۔

۲۷۔ نثر الجواهر والدرر في علماء القرن الرابع عشر، ڈاکٹر شیخ یوسف بن عبدالرحمٰن مرعشلی، پہلی اشاعت ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء دار المعرفة بیروت۔

۲۸۔ نزهة الخواطر و بهجة المسامع والنواظر، علامہ عبدالحئی لکھنوی، علامہ ابوالحسن علی میاں ندوی، پہلی اشاعت ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء دار ابن حزم بیروت۔

۲۹۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد ۷، پہلی اشاعت ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء پنجاب یونیورسٹی لاہور۔

۳۰۔ تذکرہ علمائے حال، مولانا محمد ادریس نگرامی، تحقیق و تعلیق پروفیسر محمد اقبال مجددی، دوسری اشاعت ۱۴۳۸ھ/۲۰۱۷ء پروگریسو بکس لاہور۔

۳۱۔ تذکرہ علمائے ہندوستان، مظہر العلماء فی تراجم العلماء والکملاء، مولانا سید محمد حسین بدایونی، تحقیق و تدوین و تحشیہ ڈاکٹر خوشتر نورانی، پہلی اشاعت ۱۴۴۰ھ/۲۰۱۸ء دار النعمان لاہور۔

۳۲۔ تذکرہ علمائے ہند، مولانا رحمٰن علی، فارسی سے اردو ترجمہ و حواشی از پروفیسر محمد ایوب قادری، پہلی اشاعت ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۱ء پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی کراچی۔

۳۳۔ تیرہویں صدی کے علمائے برصغیر، نزهة الخواطر کی ساتویں جلد کا ترجمہ از علامہ انوار الحق قاسمی، اشاعت ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء دار الاشاعت کراچی۔

۳۴۔ چودہویں صدی ہجری کے علمائے برصغیر، نزهة الخواطر کی آٹھویں جلد کا ترجمہ از علامہ انوار الحق قاسمی، اشاعت ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء دار الاشاعت کراچی۔

۳۵۔ دلائل الخیرات کی سند نعیمی، عبدالحق انصاری، پہلی اشاعت ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء فقیہ اعظم پبلی کیشنز بصیر پور اوکاڑا۔

۳۶۔ صاحب دلائل الخیرات، مفتی محمد محب اللہ نوری، دوسری اشاعت ۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء مجلس دلائل الخیرات شریف کراچی۔

۳۷۔ فضائل درود شریف، ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی، سال اشاعت درج نہیں، سال تالیف ۱۴۳۵ھ/۲۰۱۴ء ناشر کا نام مذکور نہیں۔

۳۸۔ قاموس الکتب اردو، پہلی جلد، مفتی انتظام اللہ شہابی اکبر آبادی، پہلی اشاعت ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی۔

۳۹۔ مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات، شیخ محمد بن مہدی فاسی، اردو ترجمہ از مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری، پہلی اشاعت ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور۔

۴۰۔ مجلہ الثقافۃ الاسلامیہ، کراچی، شمارہ جنوری تا جون ۲۰۱۹ء۔